

مولانا زايد الرashdi

دار الافتاء

کیا کوئی عاقله بالغہ مسلمان لڑکی اہل خاندان یا ولی  
کی رضامندی کے بغیر اپنا نکاح از خود کر سکتی ہے؟

اس سلسلہ میں عا۔ سید محمد انور شاہ آشیمیؒ نے ”فیض الباری علی صحیح البخاری“ میں فقیہ مذاہب کی جو تفصیل بیان کی ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱۔ حضرت امام بالکؑ، حضرت امام شافعیؓ اور حضرت امام احمد بن حنبلؓ کا ارشاد گرامی یہ ہے کہ عاقله بالغہ کو نواری لڑکی ویلی کی رضامندی اور اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی بلکہ ولی کی اجازت اور رضا کی صورت میں بھی ایجاد و قبول کا اختیار لڑکی کو حاصل نہیں ہے بلکہ اس کی طرف سے یہ ذمہ داری ویلی سرانجام دے گا۔

۲۔ اخناف میں سے حضرت امام ابو یوسفؓ اور حضرت امام محمدؓ کافتوئیؓ بھی یہ ہے کہ عاقله بالغہ لڑکی ویلی کی رضامندی کر سکتی البتہ ویلی کی رضا اور اجازت کی صورت میں ایجاد و قبول وہ خود کر سکتی ہے۔

۳۔ امام اعظم حضرت امام ابو حیفیہؓ کا نہ ہب یہ ہے کہ عاقله بالغہ لڑکی اپنا نکاح ویلی کی اجازت کے بغیر بھی کر سکتی ہے البتہ اس طرح اپنا نکاح کرنے کی صورت میں ”کفو“ کے تقاضوں کا خالرا رکھنا ہو گا اور اگر اس نے ویلی کی اجازت کے بغیہ ”غیر کفو“ میں نکاح کر لیا تو ویلی کو نہ صرف اعتراض کا حق ہے بلکہ وہ تنقیح نکاح کے لئے نہدالت سے رجوع کر سکتا ہے۔

□ فقرہ جعفریہ کے مطابق باکرہ کے لئے باپ یا دادا کی اجازت ہونا احتیاط واجب ہے (جامعۃ المنتظر - لاہور)

۴۔ ”کفو“ کا مفہوم فقہائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں یہ ہے کہ کسی لڑکی کا نکاح ایسی جگہ نہ ہو جہاں لڑکی کا ولی اور اہل خاندان اپنے لئے غار محسوس کریں۔ ”کفو“ کے اسباب فقہائے کرام نے اپنے اپنے عرف اور ذوق کے مطابق مختلف بیان کئے ہیں جن سب کا خلاصہ یہ ہے کہ لڑکی اور اس کا

نکاح میں لڑکی اور ولی دونوں کی اجازت ضروری ہے؟

جائز

- خاندان جس سوسائٹی میں رہتے ہیں وہاں کے عرف اور معاشرتی روایات کے مطابق جو بات بھی ان کے لئے باعث عار سمجھی جاتی ہو وہ ”کفو“ کے اسباب میں شامل ہو گی کیونکہ ”کفو“ کی علت سب فقہاء نے ”فعض ضرر عار“ بیان کی ہے اور عار کے اسباب ہر معاشرہ اور عرف میں مختلف ہوتے ہیں۔ ۵۔ اس تفصیل کی روشنی میں دیکھا جائے تو حضرت امام ابو حنینہ ”کاموتف سب سے زیادہ قرین انصاف اور متوازن معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس میں لڑکی اور اس کے ولی دونوں کی رائے کا لحاظ رکھا گیا ہے اور اسی بنیاد پر علامہ سید محمد انور کشمیری نے امام اعظم ”کاموتف“ کا نام دیا ہے بیان کیا ہے کہ نکاح میں لڑکی اور اس کے ولی دونوں کی رضا کا آنکھا ہونا ضروری ہے اور یہ بات انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہے اس لئے کہ نکاح صرف دو افراد کے باہمی تعلق کا نام نہیں بلکہ دو خاندانوں کے باہمی تعلقات، معاشرہ میں ان کی عزت و وقار، اولاد کی کفالت و تربیت اور ایک نئے تخلیل پانے والے خاندان کے مستقبل کے معاملات اس نکاح سے وابستہ ہیں اور اصول یہ ہے کہ کسی فیصلہ سے جتنے لوگ بھی متاثر ہوتے ہوں فیصلہ کرتے وقت ان سب کے مفادات کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ۶۔ ویژن سولائزیشن نے اسی مقام پر دھوکہ کھایا ہے کہ مغربی دانشوروں نے فرد کی آزادی اور عورت کے حقوق کے پر فریب عنوان کے ساتھ نکاح کو دو افراد کا معاملہ قرار دے کر اس کے باقی لوازمات و نتائج کو نظر انداز کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج مغربی معاشرہ خاندانی زندگی کے نظام اور رشتہوں کے تقدیس سے محروم ہو چکا ہے اور مغرب کا فیلمی سٹم انارکی کی آخری حدود کو چھو رہا ہے جس کا ذکر چوٹی کے مغربی دانشوروں کی زبانوں پر بھی انتہائی حرمت کے انداز میں ہونے لگا ہے۔ اس سلسلہ میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کی خلوتوں اول مزبیلری کلشن کے دورہ پاکستان کے موقع پر شائع ہونے والی اس خبر کا حوالہ دینا ضروری خیال کرتے ہیں:

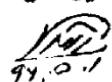
”امریکی خلوتوں اول مزبیلری کلشن اسلام آباد کالج فار گرلز کی اساتذہ اور طالبات کے ساتھ گھل مل گئیں اور ان سے ایک گھنٹے سے زیادہ بے مخلاف گفتگو کی، بیلری کلشن نے طالبات سے ان کے مسائل دریافت کئے۔ طالبات نے دوستہ انداز میں کلشن کی الیکس کو سب مسائل بتائے۔ فور تھے ایک کی طلبہ نائیکہ خالد نے امریکی خلوتوں اول سے پوچھا کہ امریکی طالبات کا بنیادی مسئلہ کیا ہے؟ اس پر امریکہ کی خلوتوں اول نے کھل کر گفتگو شروع کی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی طالبات کا مسئلہ تعلیم کی مناسب سولیاں کا فقدان ہے۔ تعلیمی اور اُن میں فذذ کی کمی کا مسئلہ ہے مگر امریکہ میں ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ دہان بغير شادی کے طالبات اور لڑکیاں حاصل ہن جاتی ہیں۔ اس طرح ہے چاری لڑکی ساری عمر پچے کو پالنے لی ذمہ داری نہیں ہے۔ ایک دوسری طلبہ دیگرہ جاوید نے کہا کہ اس مسئلہ کا

نکاح میں بڑکی اور ولی دونوں کی اجازت ضروری ہے!

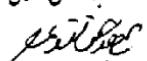
۱۶۷

حل کیا ہے؟ اس پر تبلیغی کلشن نے کہا کہ اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ نوجوان بڑکیوں کو خواہ وہ عیسائی ہوں یا مسلمان اپنے مذہب اور معاشرتی اندار سے بغاوت نہیں کرنی چاہئے۔ مذہبی و سماجی روایات اور اصولوں کے مطابق شادی کے بندھن میں بندھنا چاہئے۔ اپنی اور اپنے والدین کی عزت و آبرو اور سکون کو غارت نہیں کرنا چاہئے۔ مسٹر تبلیغی کلشن نے کہا کہ وہ اسلام اور عیسائیت کی شادی کے خلاف نہیں ہیں، انہوں نے کہا کہ پاکستان میں مذہبی روایات کا احترام کرتے ہوئے شادی ہوتی ہے اس لئے یہاں بڑکیوں کے سائل کم ہیں" (جنگ، لاہور ۲۸ مارچ ۱۹۹۵ء)

اس پس منتظر میں ہماری استدعا یہ ہے کہ مسلمانوں کے خاندانی معاملات کے بارے میں کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت اسلامی احکام و قوانین، معاشرتی روایات اور عدالتی نظائر کے ساتھ ساتھ مغربی معاشرہ میں "فیلی سٹم" کی تباہی کے اسباب کو بھی سامنے رکھا جائے کیونکہ یہ کوئی دانش مندی کی بات نہیں ہوگی کہ مغرب جس دلدل سے واپسی کے راستے علاش کر رہا ہے، ہم آزادی اور حقوق کے نام نہاد مغربی فلسفہ کی پیروی کے شوق میں قوم کو اسی دلدل کی طرف دھکیلنا شروع کر دیں۔ امید ہے کہ آپ ان معروضات پر ضرور توجہ فرمائیں گے۔ (یکم مئی ۱۹۹۶ء)

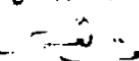


مولانا شاہد سین نعوی



مفتی جامد خلیل لاہور، شیخ عبد الغفری،

ڈاکٹر محمد سرفراز نصی



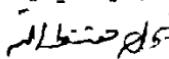
مفتی سعید حمید لاہور (بریڈی)

مولانا عبد الرحمن اشرا



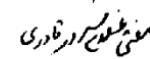
نائب نسخہ جامد اشرافی لاہور،

خواجہ حفیظ اللہ ایڈو کیت



سید ہبیبی اسلامک یوسف زادہ، افسوس فورم

مفتی غلام صدور قادری



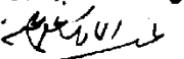
مفتی غلام صدور قادری، شیرودانی شریعی عدالت، پاکستان

مولانا شیر محمد علوی



مفتی جامد اشرافی، لاہور (بدنی)

شیخ الحصہ مولانا عبد المالک



صدر اتحاد احمدیہ، جماعت اسلامی پاکستان

حافظ محمد حنفی (ابدیت)



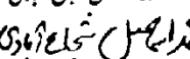
حافظ محمد حنفی، حکمران،

مولانا وکیل الحجہ شیروالی



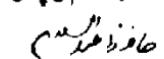
دریں احمد شیرین دری،

مولانا محمد اسحاق شجاع آبدي



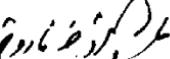
جزل علمی علی یاکی، بکال، تندق، فرم بہت

حافظ عبد السلام فتح پوری



حافظ عبد السلام فتح پوری،

مولانا عبد الرؤوف فاروقی



خیلی خدا، نوری،

محکمہ دلائل و برائین سے مزین مسحوق و ممنورہ کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ